اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتابِ صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۷) مطبوعہ ۶ جولائی ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک اآر

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی عہ ۸

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائے گی +

ایڈیٹوریل

اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر۔ کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا۔ کہ بادشاہت تمہیں دے ؞ لوقا ۔ ۱۲ ۔ ۳۲ +

اگرچہ آسمانی و زمینی ہر دو بادشاہتوں کا حقیقی بادشاہ خدائے تعالیٰ ہے۔ مگر جسمانی طور سے روئے زمین پر بادشاہت کرنے کے لئے اُس نے اپنا نائب السلطنت آدم کو جسے اُس نے اپنی صورت پر پیدا کیا تھا مقرر کیا ہے۔ تاکہ وہ زمین پر بسنے والوں کا سردار ہو کر عدل و رحم گستری کے ساتھ سلطنت و حکمرانی کرے۔ اور اِس دنیا میں انتظام قایم رہے ؞ اس میں شک نہیں کہ کسی قوم یا فرد قوم کا اُس کے ابنائے جنس پر حکمراں ہونا خدائے تعالیٰ کی پسند پر منحصر و موقوف ہے۔ جو سلطان السلاطین اور احکم الحاکمین ہے۔ جیسا لکھا ہے کہ یعنی حکومتیں ہیں۔ سو خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ پس جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے۔ سو خدا کی مقرری بات کا سامنا کرتا ہے ؞ رومیوں ۱۳ ۔ ۱ و ۲ ۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ رعایا اپنے حاکم و بادشاہ کی۔ خواہ وہ ہم مذہب ہو۔ یا خلاف مذہب۔ فرمانبردار اور مطیع رہے۔ کیونکہ خدا کا حکم ہے۔ کہ ہر ایک حکومت کے جو انسان کی طرف سے ہے خداوند کے لئے تابع ہو بادشاہ کے اِس لئے کہ وہ سب سے بزرگ ہے۔ یا حاکموں کے۔ اِس لئے کہ وہ اُس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ تاکہ بدکاروں کو سزا دیں۔ اور نیکو کاروں کی تعریف کریں ؞ ۱ پطرس ۲ ۔ ۱۳ و ۱۴ ؞ لیکن جب کبھی فریقین میں سے کوئی فریق الٰہی مقرر کردہ انتظام و قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یعنے حاکم عدل و انصاف میں طرفداری کرتا۔ یا رعایا نافرمانی و بغاوت کرتی ہے تو وہ جس کی حکومت پشت در پشت ہے۔ درستی انتظام کے لئے اپنی حکمت بالغہ سے غیر مرئی طور پر مداخلت کر کے بواعثِ نقائص کو دور و دفع کرنے میں اپنی حکومت و اختیار مطلق کا اظہار کرتا ہے۔ اور انتظام کی نئی صورت پیدا ہو جاتی ہے ؞

ماہران علم تواریخ سے مخفی نہیں ہے۔ کہ دنیا میں کیسی کیسی زبردست عالمگیر سلطنتیں قایم ہوئیں۔ مثل کسدیوں مادیوں اور رومیوں کے۔ اور کیونکر چشم زدن میں برباد ہو گئیں۔ اور بجز تواریخی صفحوں میں باقی رہنے کے اُن کا کچھ نام و نشان باقی نہ رہا ؞ حقیقت میں انقلابِ سلطنت کا اصلی سبب تصرف خداوندی کو بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ حکومت میں کسی نقص عظیم سے چشم پوشی اور سہل انگاری آخر کو اُس کی تباہی و بربادی کا موجب ثابت ہوئی ہے ؞ لیکن غالباً سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ الٰہی حکومت کے خیال کو فراموش کر کے حکومت

اپنے کو مختار مطلق جانے - اور صرف اپنی حکمت عملی پر - اپنے استحکام واقبالمندی کو منحصر تصور کرے ✦

یہہ سچ ہے کہ کسی زمینی حکومت کے حاصل ہونے کے لئے دنیوی اسباب و وسایل ضروری ہوتے ہیں - اور رفتہ رفتہ اُن کے بہم پہنچ جانے پر وہ حکومت سلطنت کی صورت پکڑکر قایم و مستحکم ہوجاتی - اور پھر حسب وسایل ترقی یا تنزل پذیر ہوتی ہے ✦

اب ہم ذرا اس وعدہ پر جو عنوانی آیت میں مذکور ہے غور کریں گے - اور دیکھیں گے کہ مسیح خداوند نے اُس "چھوٹے جھنڈ" سے جو عوام گلیلیوں میں سے چن لیا گیا تھا - اور جو مسیحی کلیسیا کا ریپرزنٹیٹو تھا - جس وقت یہہ وعدہ کیا اُس کی کیا حالت وکیفیت تھی - اور کیونکر یہہ وعدہ حرف بحرف پورا ہوا - اور ہوتا جاتا ہے ✦

اس بے علم - بے زر - بے یار و مددگار "چھوٹے جھنڈ" کی اُس وقت کی ظلم و ستم رسیدہ حالت کو دیکھ کر کون دنیوی آدمی خیال کر سکتا تھا - کہ اُس کے حق میں یہہ وعدہ کہ "بادشاہت تمہیں دی جائیگی" کبھی پورا ہو سکے گا - لیکن ابتدائی تین سو برس کے عرصہ میں ہی اُسی چھوٹے جھنڈ نے تمام دنیا کو اُلٹ پلٹ کر دیا - اور کانسٹنٹائن کے مسیحی ہوتے ہی مسیحی ملت ایک سلطنتی ملت ہوگیا ؛ اُس وقت سے اس اُنیسویں صدی تک جو قریب الاختتام ہے مسیحی سلطنت نے جو کچھ اس دنیا میں کیا - اور کرتی جاتی ہے محتاج بیان نہیں ہے - اور اگرچہ ہم نہیں کہہ سکتے - کہ ان یورپین موجودہ سلطنتوں میں کچھ نقص نہیں ہے - یا یہہ کہ اُن کے جملہ ارکان واعیان حقیقی مسیحی ہیں - تو بھی وہ بُت پرست اور غیر مسیحی طاقتوں سے بدرجہا بہتر اور بہتر ہیں - اور ضرور ہے - کہ وہ وقت آویگا جب کہ یہہ وعدہ بکامل طور پر پورا ہوگا - اور ساتواں فرشتہ صور پھونکے گا - اور آسمان پر بڑی آوازیں یہہ کہتی ہوئی آئیں گی - کہ "دُنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہوگئیں" ✦

غیر مسیحی سلطنتوں میں جو کچھ ظلم و جبر بنی نوع انسان پر آجکل ہوتا ہے اور اُن کے بالمقابل مسیحی سلطنتوں کی قابلیت انتظام اور شائستگی کے بیان میں ہمعصر طوطی ہند میرٹھ نے ایک منصفانہ مدلل آرٹیکل بعنوان "عیسوی کیش سلطنتیں - اور دنیا کا قبضہ" لکھا ہے جس کو ہم اپنے ناظرین کے لئے نقل کرتے ہیں ؛

"عیسوی سلطنتوں کو جو ترقی کرہ ارض میں گذشتہ تین سو سال کے اندر ہوئی - وہ محتاج بیان نہیں ہے ؛ معدودے چند سلطنتیں اب ایشیائی اقوام کے ہاتھوں میں رہ گئی ہیں - اور وہ بھی انتزاع کی حالت میں ہیں چاروں طرف سے مغربی تدابیر تسخیر کا جال پھیلا ہوا ہے - اور خود اُن سلطنتوں کے رہنے والے یہہ چاہتے ہیں - کہ وہ عیسوی سلاطین کی رعایا ہو جائیں ؛ دو ایک ایشیائی سلطنتیں مثل قسطنطنیہ وغیرہ* کے طرز یوروپ کو اختیار کرتی ہیں - اور ہرچند اس میں اُن کو ید طولیٰ حاصل نہیں - تاہم کہا جا سکتا ہے - کہ اُن کی عمر حکومت دراز اور اُنکی بقا صفحہ روزگار پر دیرپا ہے - باقی اور سلطنتیں حرف غلط کیطرح مٹ چکی ہیں - اور جس قدر اُن کے نقوش بطور حباب سر آب کے باقی ہیں لازم اور واجب ہے کہ اُن کا انتزاع ہو جائے اور عیسوی حکومت کا پھریرا اُڑنے لگے ؛ جب انسان کو انسان پر حکومت کرنے کی قابلیت نہیں رہتی - یا یہہ کہ وہ آدمی کو آدمی نہیں سمجھتا - یا دوسری کوئی سلطنت اُس سے بہتر اور شائستہ طور پر انتظام جان و مال کر سکتی ہے - تو تقدیر کا منصف ہاتھ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں اُس کو نقل کر دیتا ہے ؛ اُس کا منشا یہہ ہے کہ انسانی مخلوق اُس آسایش سے بہرہ ور ہو جس کی وہ مستحق ہے ؛ جن ایشیائی سلطنتوں میں ظلم و جور کو باعث قیام حکومت سمجھا گیا ہے وہ سخت غلطی پر ہیں - اور عنقریب وہ وقت آنیوالا ہے - کہ اپنی غلطی پر وہ ماتم کریں اور تمام مدۃ العمر اُس غلامی کی حالت میں بسر کریں جس کو ابھی تک وہ نہیں جانتے ؛ تاتار و چین و تبت کے طرق جرائم و سزا کو دیکھ کر ایک انسان کانپ اُٹھتا ہے ؛ جو کچھ ہم نے سنا تھا کہ کابل ایسی ایسی سخت سزائیں دیتے ہیں اب معلوم ہوا کہ تبت وغیرہ ایشیائی ممالک میں علی العموم اُسی قسم کی - بلکہ اُس سے بھی زیادہ مکروہ طریقوں کی سزائیں جاری ہیں - اُن کمبخت حکام کو ابھی تک حقوق انسانی کی خبر نہیں - وہ نہیں جانتے کہ ہم سے بہتر حکام کرہ ارض پر موجود ہیں ؛ جب وہ ایسے ظالم و جابر ہیں - کیا وجہہ کہ قدرتی طور پر اُن کا شجر حکومت مستاصل نہ ہو جائے ؛ اُن کی شقاوت - وحشت - جہالت - سنگدلی - سیاست بلا ضرورت - دنائت - خباثت - ایسی ہے - کہ ہزار درجہ وہ خود مستحق اُن سزاؤں کے ہیں جو غریب رعایا کو بالفعل وہ ہمیشہ دیتے ہیں ؛ زمانہ کا قوی ہاتھ بہت جلد ان کو ان کرتوت کا مزہ چکھائیگا اور وہ زمانہ قریب معلوم ہوتا ہے کہ عیسوی کیش سلاطین کا قبضہ کل اقالیم و ممالک ارض پر ہو جائے ؛ ہم نے ایک اخبار میں طریقہ سزا و قید ملک تبت کا حال پڑھا بخدا لرز گئے اور وہاں کی رعایا کی مصیبت دیکھکر دل بھر آیا - اور یہی زبان سے نکلا کہ ظالم سے ظالم اور جابر سے جابر عیسوی حکومتوں میں روس ہے - وہ بھی ایسی سختی کبھی انسانی خلقت پر گوارا نکرے گا ؛ باشندگان ہند انصاف کریں گے کہ گنہگاروں کے حقوق پر بھی دور قیصری میں کیسا لحاظ کیا جاتا ہے - اور مرتے دم تک اُن کے لئے چارہ جوئی کا دروازہ کھلا ہوا ہے کوئی سلطنت اس طرح عاجز اور مظلوم کی کفیل و وکیل نہیں پس واجب ہے کہ اس سلطنت کو دنیا میں ایسی ترقی ہو کہ دوسری سلطنتیں بغلیں جھانکتی رہجائیں ؛ وہ حالات ذرا پڑھ لیجئے - اور ایک دفعہ تو کانپ جائیے - یہہ مضمون تبت کے قیدیوں کی بابت ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں بابو سرت چندر مکرجی نے پڑھا تھا جنہوں نے اُس ملک کی خود بھی سیر کی ہے - اور ہرچند یہہ قیدیوں کی بابت ہے - تاہم

نوٹ * وغیرہ کی نسبت تو معلوم نہیں مگر سلطنت قسطنطنیہ کو واقفان پولیٹکل انتظام مریض سلطنت نام دیتے ہیں ؛ (ایڈیٹر)

نہایت ہی زبون حالت ہے جس میں نسل بشر دیکھی جاسکتی ہے: تُبّت میں قیدی ایک کوٹھڑی کے اندر بند کیا جاتا ہے جسکی وسعت مربع دو گز سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اُس کو کوئی غذا نہیں دیجاتی ہے بجز اس کے جو اُسکے احباب منگادیں۔ یا وہ خیرات مانگ کر خود خرید کرے۔ جرم کا اقرار لینےکی غرض سے اُس کو طرح طرح کی اذیتیں دیجاتی ہیں۔ اوقات قید کی صعوبت گھٹانے کے لئے اُس کو کسی شغل کی اجازت نہیں دیجاتی۔ اور ماخوذ مجرم ہونے کے بعد (اگر وہ بدترین سزا سے بچگیا) یا تو عام قیدخانہ کو بھیجا جاتا ہے۔ جہاں عورتیں اور مرد ایک ہی جگہہ بند کئے جاتے ہیں۔ اور قیدیوں کو یا تو آپ اپنی فکر کرنی پڑتی ہے۔ یا فاقہ کشی کی صعوبت اُٹھانی پڑتی ہے۔ ورنہ ایک گڑھے کے اندر مقید کر دئے جاتے ہیں۔ جن کے گرد دیوار کھنچی ہوتی ہے صرف ایک سوراخ دیوار میں ہوتا ہے اُس کی راہ سے وحشی جانوروں کی طرح اُن کو دانہ پانی دیا جاتا ہے: اس عالم میں وہ وہاں چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ تاآنکہ کچھ زمانہ کے بعد مر جاتے ہیں: قیدیوں کو جس قدر اذیتیں جس جس طرح سے دی جاتی ہیں اُن کا خیال کرنے پر بدن کے روئیں کھڑے ہوتے ہیں: لھاسہ کے مہتممان جیلخانہ نے خاص اپنے ملک کے بھدے اور سیدھے طریقوں کے علاوہ بہت سے ظالمانہ طریقے چینیوں کے بھی بڑہا دئے ہیں۔ جو عجب عجب طرح کی کارستانیوں سے شامل ہیں: چنانچہ جس وقت عرصہ تک کی جانچ اور کوڑے مارنیکی ترکیبیں بھی اس امر میں قاصر ہوجاتی ہیں۔ کہ قیدی خواہش کے موافق جرم سے اقرار کرے۔ تو قیدی سے کہا جاتا ہے کہ وہ گھٹنوں کے بل ایک ایسے فرش پر چلنا اختیار کرے۔ جس پر سنگ چقماق یا اسی طرح کے دوسرے سخت پتھروں کے مہین خار کیلوں کی طرح گڑے ہوتے ہیں: اس کا نام اذیت فرش سنگریزہ ہے: جب اس سے کام نہیں نکلتا۔ تو اُس وقت دربارے "سنگی کلاہ" کے استعمال کی ہدایت ہوتی ہے یہہ سنگی ٹوپی اصل میں دو تین سو پونڈ (یعنی چار من) کا ایک بڑا بھاری پتھر ہوتا ہے۔ جس کے نیچے کھوپری کے برابر ایک گڑہا ہوتا ہے۔ اور یہہ پتھر اس گڑھے کے بل کھوپڑی پر اس طرح سے رکھا جاتا ہے۔ کہ کھوپڑی دیر تک دباؤ پڑتا رہے تو سر کا بھیجا پاش پاش ہوکر آنکھوں کی راہ سے نکل آئے۔ یا اگر قیدی نے اِسپر بھی مقصود کے موافق جرم سے اقرار نہیں کیا۔ تو اُس کو لٹکاکر انگوٹھوں کے بل کھڑا کرتے ہیں۔ یا انگوٹھوں میں پانوٗں کے پیچھے رسی باندھکر اُس کے کاندھوں پر اینٹیں جمع کر دیتے ہیں۔ جس سے آخر کو اُس کے ہاتھ اکڑ جاتے ہیں: ایذادہی کا ایک اور طریقہ اہل تبت میں یہہ رائج ہے۔ کہ آدمی کی دونوں ٹانگیں پشت کیجانب کمان کی شکل سے باندھکر سر کے بالوں میں جکڑ دیتے ہیں۔ اور اس کے سینہ کے بل اُس کو زمین پر چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن سب سے سخت طریقہ جو نہایت سنگین مقدمات میں استعمال کیا جاتا ہے یہہ ہے۔ کہ قیدی ایک کل میں باندھ دیا جاتا ہے۔ جو یکے بعد دیگرے انگلیوں کے جوڑوں اور کلائیوں کو زخمی کرتی رہتی ہے۔ اور ہڈیوں سے گوشت اُودھیڑ اُودھیڑ کر پھینکتی جاتی ہے: اب قیدی کا چاہے جو جرم ہو۔ اور جرم کا ارتکاب اُس نے کیا خواہ نہ کیا ہو۔ لیکن اُس کی نجات اسی میں ہے۔ کہ عدالت جو اقرار اُس سے کرانا چاہتی ہے۔ اُس کو قبول دے۔ اور موت خواہ قطع اعضا خواہ قید کی جو سزا دیجائے اُس پر رضامندی ظاہر کرے۔ اور حسب ضابطہ تحقیقات مقدمہ میں اسپر جو تکلیفیں گذر جاتی ہیں اُن سے منجملہ ہر سہ طریق مذکورہ بالا یہہ ایک طریقہ بدرجہا بہتر ہے: دریا میں غرق کرنے۔ سر کاٹنے اور پھانسی دینے کی سزائیں قتل عمد اور ڈکیتی اور سلطنت کے خلاف سنگین قسم کی دغابازی کے جرم میں دیجاتی ہیں۔ اور جو جرم زیادہ سنگین نہیں ہوتے۔ اُن میں قیدی اندھا کر دیا جاتا ہے۔ یا اُس کا کوئی اور عضو بدن کاٹ ڈالا جاتا ہے: معمولی جیلخانوں کی قید جس میں کوئی قیدی کا پرسان حال نہیں ہوتا: بتدریج ہلاک کر ڈالنے کی غرض سے تنہائی کی قید کی مصیبتیں جھیلنے کی اجازت تو ظاہراً صرف ہلکے مقدمات میں دیجاتی ہے +

"حکام اور مذہب"

ہمارے لوکل معاصر سیول اینڈ ملٹری نیوز نے عنوان بالا پر ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ جس میں اُس نے برٹش سلطنت ہند کی بے تعصبی۔ فراخدلی۔ انصاف پژوہی۔ عدل گستری کی بڑی تعریف کی ہے۔ جس سے ہم کو بھی اتفاق کلّی ہے۔ اور یہہ بھی سچ ہے کہ دُنیا کی کسی اور قوم میں مختلف مذاہب کی رعایا پر بے طرفدارانہ۔ اور بے لاگ حکومت کرنے کا سلیقہ نہیں ہے۔ لیکن یہہ جو اُس نے خوشامدانہ الفاظ میں اُن انگریز حکام کے گُن گائے ہیں۔ جو اوائل عہد حکومت میں وارد ہند ہوئے اگر اُن سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے بعض بندہ زر انگریز حکام سے مراد ہے۔ تو ہم کو اس میں کلام ہے۔ کیونکہ انہیں بہ نسبت دین کے دنیا کا پاس و لحاظ زیادہ تر تھا جس کو کوئی خدا پرست انسان۔ خواہ وہ کوئی مذہب رکھتا ہو۔ ہرگز پسندیدہ خیال نہیں کر سکتا۔ اور جو کچھ اُس کا انجام ہوا سب کو معلوم ہے: اس میں شک نہیں۔ کہ عہد حکومت کمپنی میں بھی بعض بعض انگریز حکام دیندار مسیحی تھے جو مذہبی امورات میں کمپنی کی بے پروائی و سرد دلی پر متاسف تھے۔ اور اپنے دینی فرائض کی بجاآوری میں بہرحال مصروف تھے: اگرچہ انگریزی قوم عموماً مسیحی کہلاتی ہے۔ مگر اُس میں سب لوگ مسیحی نہیں ہیں۔ پارلیمنٹ مسیحی ہے۔ مگر سب ممبر مسیحی نہیں ہیں۔ اسی طرح اگرچہ ہندوستان میں حکومت کرنیوالی سلطنت مسیحی خیال کی جاتی ہے۔ تاہم سب حکام ہند مسیحی نہیں ہیں۔ بلکہ ہم یہہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اکثر انگریز حکام نے اپنے مذہب کو ضرورت اور پالیسی کا تابع فرمان بنا لیا ہے: لیکن ہم خوش ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ حکومت کو مسیحیت کے ساتھ مطلق کچھ تعلق نہو۔ کیونکہ جہلائے ہندوستان میں یہہ خیال عموماً ابتدا سے پھیلا ہوا تھا۔ اور اب بھی اکثروں کا یہی خیال ہے۔

کہ ہندوستانی لوگ اِس لئے عیسائی ہوجاتے ہیں تاکہ سرکار انگریزی سے انہیں کچھ دنیوی فوائد حاصل ہوں: ہم نے بارہا ہندو مسلمانوں کو نو مرید مسیحیوں سے یہہ دریافت کرتے پایا۔ کہ کیوں جی سرکار سے تمہاری کیا تنخواہ مقرر ہو گئی ہے؟ اکثر لوگ یہہ کہتے ہیں۔ کہ ولایتی پادریوں کو بپتسما دینے کے لئے فی نو مرید سرکار سے تین سو روپیہ بطور انعام عطا ہوتا ہے: ان خیالات باطلہ پر غور کرتے ہوئے یہہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک سرکار مسیحیت سے بے تعلق و بے پروا ہو بہت مناسب اور مسیحیت کے لئے نہایت مفید ہے۔ تاکہ بخوبی ظاہر ہوجائے کہ مسیحیت کسی سلطنت و حکومت کی مدد و اعانت سے نہیں۔ بلکہ صرف اپنی زندگی بخش تعلیمات کی طاقت و اثر سے بنی آدم کے دلوں کو تسخیر کرسکتی ہے: سیول اینڈ ملٹری نیوز اپنی اس بہادری پر فخر کرتا ہے۔ کہ نور افشاں کی خریداری ڈسٹرکٹ بورڈ کے مدارس میں اُس کی تحریر کے اثر سے بند کردی گئی۔ مگر اُس کو معلوم نہیں کہ نور افشاں جو بائیس برس سے پنجاب میں استقلال و بردباری کے ساتھ اپنا کام کر رہا ہے کسی ڈسٹرکٹ بورڈ۔ یا حکام کی مدد کے بھروسہ پر جاری نہیں کیا گیا تھا۔ اور چونکہ اُس وقت سیول اینڈ ملٹری نیوز پردۂ عدم میں روپوش تھا نور افشاں نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے مدارس میں پہنچکر پنجابیوں کو نورِ علم سے بہرہ ور کیا۔ اور اگرچہ اب وہ سرکاری طور پر مدارس ڈسٹرکٹ میں نہیں جاتا۔ تو بھی جو اُس کے قدردان ہیں۔ کسی نہ کسی طور پر اُس کو لے کر پڑھتے ہیں: یاد رکھنا چاہئے۔ کہ سیول تو کیا۔ اگر اُس کی مانند ہزاروں نئے پرچے نکل کر نور افشاں کی مخالفت پر کمربستہ ہوں۔ اُس کو سرِمو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ وہ آفتاب صداقت کے نور کو اِس تاریک و بُت پرست ملک میں پھیلانے والا اخبار ہے۔ اور کسی شپر چشم کی خواہش و کوشش سے اُس کی ضیا ہرگز ماند نہیں ہو سکتی ✣

مُراسلات

دیسی مسیحیوں کی تعلیم

ہم۔ مفصلہ ذیل مسیحی طالب علموں کو پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانوں میں کامیابی کے لئے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور اُن کے دوستوں کی اطلاع کے لئے نمبر جو اُنھوں نے حاصل کئے اور جس درجے میں وہ کامیاب ہوئے۔ بھی لکھ دیتے ہیں ✣

بی اے

۱۔ جمیس۔ ہارسینٹ سٹیفنس کالج۔ دہلی۔ نمبر ۲۴۴ سیکنڈ ڈویزن
۲۔ جارج ہاریشن کالج لاہور۔ نمبر ۲۲۲ ″

ایف اے

۱۔ الکمرناتھ عیسی چرن۔ مشن کالج۔ لاہور نمبر ۲۵۷ ″
۲۔ آر سی۔ بنرجی۔ ″ ۲۳۳ تھرڈ
۳۔ وکٹر متر ″ ۲۲۶ ″
۴۔ اے۔ پیٹرس۔ پرائیوٹ سٹوڈنٹ امرتسر ۱۹۲ ″

انٹرنس

۱۔ جوئیل واعظ لعل سینٹ سٹیفنس ہائی سکول دہلی ۴۴۹ فرسٹ
۲۔ عمانوئیل جیکب ″ نمبر ۲۳۱ تھرڈ
۳۔ اے۔ ڈبلیو۔ مکارل۔ کرسچن بوئز ہائی سکول۔ لودیانہ نمبر ۰
۴۔ ایزک جیمس۔ ″ نمبر ۲۴۴ سیکنڈ
۵۔ شرت چندر سرکار ″ ۲۲۸ تھرڈ
۶۔ یوحنا خان ″ ۲۲۴ ″
۷۔ ای۔ ایس چارلس چرچ مشن ہائی سکول ملتان ۲۵۹ سیکنڈ
۸۔ منگت رائے۔ ایم۔ بی۔ ہائی سکول ملتان۔ ۲۸۰ فرسٹ ڈویزن
۹۔ سوہن لعل دیوان* سی ایم۔ ہائی سکول امرتسر ۲۷۷ سیکنڈ
۱۰۔ چونی لعل بنرجی۔ بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ ۳۰۱ ″
۱۱۔ فیض اللہ۔ بیرنگ ہائی سکول بٹالہ نمبر ۲۸۲ سیکنڈ
۱۲۔ جون ولیم ولسن ″ ۲۶۱ ″
۱۳۔ ڈانیل ایڈورڈ ولیس* ″ ۳۳۱ ″
۱۴۔ ایڈورڈ نحمیاہ* ″ ۲۷۱ ″
۱۵۔ نتھانیل نحمیاہ ″ ۲۹۵ ″
۱۶۔ سید خوشحال خان کھٹک ″ ۲۶۴ ″
۱۷۔ سموئیل پرشاد۔ پرائیوٹ سٹوڈنٹ گورداسپور ۲۷۴ ″
۱۸۔ جون سٹیفنس ایزک۔ امریکن مشن ہائی سکول۔ سیالکوٹ ۲۲۹ تھرڈ
۱۹۔ ایس۔ ناتھہ۔ مشن ہائی سکول۔ راولپنڈی نمبر ۲۷۵ سیکنڈ
۲۰۔ بیجوئے موہن سرکار۔ چرچ مشن ہائی سکول سرینگر ۲۲۷ تھرڈ
۲۱۔ لیلیٹ موہن سرکار ″ ۲۱۷ ″
۲۲۔ پیلین باسو۔ الگزنڈرا ہائی سکول امرتسر ۲۲۵ ″
۲۳۔ دیکی متر* ″ (معلوم نہیں ہو سکا) سیکنڈ

مڈل سکول کے امتحان میں چوالیس کے قریب مسیحی طالب علم کامیاب ہوئے ہیں۔ ہماری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ اس وقت ہم اُن کے نام نہیں لکھ سکتے لیکن امید ہے کہ دو سال کے بعد ان میں سے بہتوں کو مبارکباد عرض کرنے کا پھر موقع ملے گا!: اُنہیں چاہئے کہ اپنی طرف سے خوب محنت کریں اور کامیابی کے لئے خداوند پر توکل رکھیں ✣

ایل۔ ایم۔ ایس۔ دوم۔

لاہور میڈیکل کالج سے ۴۳ طالب علم ایل۔ ایم۔ ایس۔ (اسسٹنٹ سرجن) کے لئے شامل ہوئے۔ جن میں سے

---

* کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں بھی کامیابی حاصل کی ✣

ایک ایم۔ بی۔ اور چھ ایل۔ ایم۔ ایس میں کامیاب ہوئے بڑی خوشی اور شکرگذاری کا مقام ہے کہ دونوں کے دونوں مسیحی طالب علم۔ پران ناتھ بنرجی اور ای فیبس درجہ اول میں کامیاب ہوئے اور بالترتیب تیسرے اور چوتھے رہے ٭

نائب تحصیلداری

پی چندو لعل امتحان نائب تحصیلداری میں کامیاب ہوئے۔

آر

علم حساب

ہندوستان کے مشہور مسیحی ریاضی دان مسٹر پی گھوش کی کتاب ارتھمیٹک (علم حساب) کا ترجمہ اُردو میں ابھی ابھی ان کے مطبع ٹریک پریس ۲۸ کانونٹ روڈ۔ کلکتہ سے شایع ہوا ہے۔ مسٹر پی گھوش کی کتابیں۔ اقلیدس جبر مقابلہ علم حساب۔ مساحت۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔ کلکتہ پنجاب۔ و دیگر یونیورسٹیوں میں ٹکسٹ بک مقرر ہیں اور ہندوستان بھر کے قریباً تمام سکولوں اور کالجوں میں پڑھائی جاتی ہیں اور ان پر بڑے بڑے نیوٹن ثانی پروفیسروں نے اپنی رائیں لکھی ہیں۔ ہم یہاں پر فقط اتنا لکھنا ہی مناسب و ضروری سمجھتے ہیں کہ ترجمہ عام فہم و سلیس اُردو میں ہے۔ کاغذ عمدہ۔ چھپوائی صاف۔ حجم چار سو صفحے سے زیادہ ٭

ایم۔ ایل۔ رلیا رام

لاہور مشن کالج ۔.

رسالہ سیتلا دیوی ۶؍

چونکہ رسالہ مذکور کی فی الحال صرف تین سو جلدیں بخط فارسی مشن پریس جہلم میں تیار کرائی گئیں۔ اور اگرچہ اُن کی قیمت بھی ۶؍ فی جلد بہ نسبت اُن کی حیثیت کے کچھ زیادہ خیال کی جاتی ہے۔ جو بسبب تھوڑی جلدیں ہونے کے صرف لاگت پریس اور دیگر خرچ کے موافق مقرر کی گئی ہے۔ مگر تو بھی خوشی کی بات ہے کہ چند پادری صاحبان اور خصوصاً ایک ڈپٹی کمشنر صاحب نے رسالہ مذکور کو مفید عام خیال کر کے اس کی بہت سی جلدیں فوراً خرید لیں۔ اور عام لوگوں کو مفت تقسیم کرادیں تاکہ وہ نادان لوگ جو سخت و مہلک مرض سیتلا کے خطروں پر وہمی خیال کر کے ٹیکا لگانے پر اکثر حجت کیا کرتے ہیں اس کے ذریعہ ٹیکے کے فائدوں سے بخوبی واقف ہو کر اس کی طرف زیادہ مائل ہوں۔ اور اب چونکہ قریباً ایک سو جلدوں کے میرے پاس باقی ہیں اگر کوئی مہربان صاحب جو عام فائدہ کا زیادہ خیال کر کے انکو خریدنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً بذریعہ ایک پوسٹ کارڈ طلب فرمائیں۔ جو معہ محصول ایک روپیہ میں ۱۶ جلدیں پہنچ سکتی ہیں۔ نیز یہ بھی التماس ہے کہ چونکہ رسالہ مذکور کو اکثر صاحبان نے مفید عام خیال کیا اور اُس کو ہندی حرفوں میں لکھکر چھاپنے کے واسطے تحریک بھی دی ہے پس اب وہ ناگری (ہندی) حرفوں میں لکھا جاتا ہے۔ جو الہ آباد مشن پریس میں عمدہ ٹائپ سے چھاپا جائیگا۔ اور چونکہ یکدفعہ اُس کی کئی ہزار جلدیں چھاپی جائینگی۔ اس لئے اس کی قیمت بھی یقین ہے نصف سے بھی بہت کم ہو جائیگی۔ پس جو صاحب ناگری (ہندی) میں اس کا چھپنا ضروری خیال کرتے ہیں براہ مہربانی اپنی خواہش کے موافق جلدوں کے لئے فوراً اطلاع فرمائیں۔ پانچ ہزار جلدوں کی درخواست آنے پر یہ رسالہ پریس مذکور میں بھیجا جائیگا ٭

بہادر مسیح

کیٹی کسٹ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن ۔ لو

جھجر۔ ضلع رہتک

اڈیٹر صاحب

چھاونی سیالکوٹ صدر بازار میں ۳ جون کی شب ایک عجیب واقعہ گذرا جس کو دیکھ کر بدن پر لرزہ آجاتا ہے۔ شیخ م الدین سوداگر کی دوکان کو یکایک آگ لگ گئی اور شعلہ آسمان سے باتیں کرنے لگا۔ نمبر ۲۵۔ ڈوگرہ پلٹن کا ایک افسر جس کی نوکری پل افسری کی تھی گھوڑا مار کر فوراً پلٹن کو طیار کر کے لئے آئے۔ اور آگ بجھانے لگے تمام بازار کے پانی والے برتن کام میں آئے اس پر بھی آگ نے بس نہ کی آخر افسر صاحب نے پاس کے مکان توڑ ڈالنے کا حکم دیا۔ فوراً پلٹن اُس طرف مصروف ہوئی۔ اور ایک حلوائی اور دوسرا مکان تمباکو فروش کا توڑ کر آگ بجھادی۔ ایسے موقعہ پر پلٹن نے بہت بہادری کا کام کیا۔ شیخ صاحب کے نقصان کا تخمینہ کیا گیا ہے کوئی دس ہزار کا نقصان ہوا۔ پہلے اُن کا بھائی جو ایک لائق شخص تھا فوت ہوا اس کے پیچھے جوان بیٹا موت کے منہ آیا سب سے پیچھے آپ کا یوں بربادی کا نقشہ بنا ؎ قادر اقدرت تو داری ہرچہ خواہی آں کنی ٭

شہر سیالکوٹ۔ بابو دہندی رام کلرک آف دی کورٹ سیالکوٹ کے مکان میں ۳ جون ۱۹۲۴ء کو ۶ کس چوروں نے نقب لگائے اتفاق سے بابو صاحب اُس وقت بیدار تھے۔ بیوی صاحبہ نے فرمایا بابو جی چور آئے ہیں آپ نے کہا خاموش رہئے۔ اتنے میں چوکیدار نے آواز دی۔ کہ جاگتے رہو۔ سیر بابو صاحب نے بڑی دلیری سے کہا ہم کیا جاگتے رہیں ہمارے مکان کے اندر چور ہیں پولیس نے فوراً گھر گھیر لیا۔ دو چور تو محل کے اوپر سے کود کافور ہو گئے چار اندر قابو آ گئے۔ ایک چور تو پاس ہی دہرم سالہ تھی گورپوجا کرنے لگ پڑا۔ دوسرا جو ایک پہلے سے بدمعاش نمبر ۱ کا ہے اپنے اوپر ایک پانی کا شکار رکھکر بیٹھ گیا یہ ہے ثابت

کرنے کے لئے کہ میں ایک (دیوار ہوں) پولیس نے سب کو گرفتار کرلیا - اور صحیح اظہار قلمبند کئے - سب نے تو اقبال کیا مگر چور نمبر ۱ کا نامی گرامی چور ہے جس نے پانی کا مشکا سر پر رکھ لیا تھا - بڑے مزیدار اظہار قلمبند کراتا ہے سو اس کا بیان ہے - کہ ۱۰ بجے رات تک داروغہ جیل کی مٹھی چاپی کرتا رہا ہوں اس کے بعد اپنے گھر آرہا تھا جو شہر کے ڈپٹی انسپکٹر مجھے ملگئے اور مجھ سے پوچھا اس وقت کہاں چلا میں نے کہا داروغہ کے گھر سے آرہا ہوں - گھر چلا ہوں - ڈپٹی انسپکٹر نے کہا میرے ساتھ شہر چلو میں نے کہا آپ چلئے میں گھر تالا لگا آؤں جب میں نے تالا لگا لیا فوراً ڈپٹی انسپکٹر کے ہمراہ ہولیا - کوئی چار قدم ہی گیا تھا - کہ چور چور کا شور و غل ہوا - پس مجھکو بھی گرفتار کرلیا - اور میری چابی موجود ہی دیکھئیے اگر میں چوری کرنے آتا تو چابی ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی دیکھئے نتیجہ کیا ہو۔

مسمی پنڈت بدری ناتھ صاحب ساکن قلمرو ریاست کشمیر جموں نے بڑے زور شور کے ساتھ ہزار تکالیف کا مقابلہ کرکے اپنے آبائی بت پرست مذہب کو ترک کرکے جناب پادری ڈاکٹر ینگسن صاحب سکاچ مشن سیالکوٹ کے ہاتھ سے اصطباغ پایا اور مسیحی کلیسیا کا ممبر مقرر ہوا - پنڈت صاحب خاندانی آدمی ہیں - اور آپکی لیاقت معقول ہے - مڈل کے ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں - اور انگریزی اعلیٰ درجہ کی جانتے ہیں - آپ کی عمر کوئی ۲۴ - ۲۵ سال ہوگی اگر آپ کی عمر نے آپ سے وفا کی تو آپکی ذات سے کلیسیا کو بہت کچھ دینی و دنیوی فائیدہ پہونچے گا - خداوند آپ کو برکت دے - اور مبارک کرے - ہماری طرف سے بھی پنڈت جی کو مبارک ہو۔

نامہ نگار سیالکوٹی

واقعات اور رائیں

دعائیں اگر مت کہو

کوکب ہند ایک بڑے بیدین خاندان کا ذکر کرتا ہے۔ اُس خاندان میں ایک لڑکی تھی۔ وہ ایک پادری صاحب کی میم صاحبہ کے پاس نوکری کرنے کو گئی - وہاں پر انجیل کی تعلیم پاکے اُس نے نئی پیدائش حاصل کی - اور بڑی بیدار ہوگئی۔ وہ پریر میٹنگ (مجلس دعا) میں جایا کرتی تھی - جہاں پر پرانے عیسائیوں کی دعائیں سنتی۔ جو بڑی سرگرمی کے ساتھ خدا کی روح کی بخشش مانگتے تھے - اور کہتے تھے "اگر تیری مرضی ہو تو یہہ برکتیں عنایت کر" اور جیسا کہ چاہئیے انہیں روح کا بپتسما نہیں ملتا تھا۔ ایک روز یہہ لڑکی پادری صاحب کے دفتر میں گئی - اور اُس کے چہرہ پر گھبراہٹ معلوم ہوتی تھی۔ پادری صاحب نے پوچھا - کہ "تم کیوں اُداس معلوم ہوتی ہو؟" اُس نے جواب دیا - کہ "پریر میٹنگ میں لوگ خدا کی روح مانگتے ہیں - کہ اگر تیری مرضی ہو تو یہہ برکت ہمیں دے۔ بیبل میں اِن برکتوں کا وعدہ صاف صاف کیا گیا ہے - اور میری سمجھ میں صاف ظاہر ہے کہ دینا اُس کی مرضی ہے - اور دعا میں اگر لگانا اُس کی بے عزتی ہے - اور لوگوں کا اس سے نقصان ہوتا ہے۔ صاحب نے کچھ دلیلیں پیش کیں جن سے ثابت ہوا کہ اُس طرح دُعا مانگنا لائق اور مناسب ہے۔ لڑکی اُن دلیلوں کا کچھ جواب نہ دے سکی - پر اُس کے دل کو کچھ بھی تسلی نہوئی - اور روتی ہوئی چلی گئی۔ جب پادری صاحب نے اُس کے رنج کو دیکھا - اُن کے دل میں بھی کچھ گھبراہٹ پیدا ہوئی - اور وہ اِس معاملہ پر زیادہ غور کرکے خدا کی ہدایت کے لئے دُعا کرنے لگے - نئی روشنی اُن کے دل میں آئی - اور معلوم کیا - کہ لڑکی کی رائے درست ہے۔ اُنہوں نے پھر جاکر اس بات کا کل بیان کیا۔ لوگوں نے اگر کو چھوڑا - اور ایمان کے ساتھ دعا کی۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ خدا کی روح نازل ہوئی - اور خدا کا بڑا کام اُس جگہہ میں پھیل گیا۔ اگر شک کی دلیل ہے - اور شک سے دُعا کی تاثیر بگڑ جاتی ہے۔ پس خدا کے سب بندے جب روح اور اُس کی سب نعمتیں مانگتے ہیں - اگر کو اپنی دُعا میں جگہہ نہ دیں۔ ایمان سے مانگیں - اور لیں۔

وومنز کالج لکھنؤ

کوکب ہند لکھنؤ ناقل ہے - کہ ۲۱ ویں جون ۱۸۹۷ء لکھنؤ - بلکہ کل اضلاع شمالی و مغربی کے واسطے ایک بڑی خوشی کا دن تھا۔ لال باغ میں ایک چھوٹی سی جماعت فراہم ہوئی - کہ نئے کالج کی پہلی اینٹ رکھے۔ کچھ گیت گائے گئے - اور دُعا کی گئی - اور مسز پارکر اور مس تھوبرن صاحبہ نے پہلی دو اینٹیں رکھیں - اور اس کے بعد کئی ایک نے اینٹیں رکھدیں۔ یہہ ایک بہت ہی لائق اور مناسب عمارت بنائی جائے گی۔ مگر خاص خوشی اور شکر گذاری کا باعث یہہ ہے - کہ اس ہندوستان کی ایسی ترقی ہوئی ہے - کہ ایک وومنز کالج (زنانہ کالج) درکار ہے - اور کہ خدا نے ہمیں اُس کے بنانے کی توفیق عنایت فرمائی۔ اس نئی عمارت کا نام "وارن میموریل" ہوگا۔

مسز وارن غیر ملکی زنانہ مشنری سوسایٹی کی شروع ہی سے مددگار رہیں۔ وہ اکثر اُس کی پریسیڈنٹ ہوا کرتی تھیں - اور شروع سے موت تک "ہیدن وومنز فرائنڈ" ڈبلیو - ایف - ایم - ایس کے اخبار کی اڈیٹر رہیں۔ سوسائٹی کے شروع کرانے میں اُنہوں نے مسز پارکر اور مس تھوبرن کی بڑی مدد کی - اور بہت لائق و مناسب ہے - کہ یہہ وومنز کالج اُن کے نام سے موسوم کیا جائے۔

بلگیریا۔ اٹلی۔ چین۔ جاپان۔ سوتھ امریکہ اور میکسیکو سب جگہہ پر اِسی "میموریل" کے لئے روپئے جمع کئے جاتے ہیں۔ جو لکھنؤ کو اس کام کے لئے بھیجے جائینگے +

مُصنّف کی قدردانی

مسٹر اے فاربس نے جو لکھنؤ سے کھنڈوا کو تبدیل ہوگئے کئی ایک نئی کتابیں تیار کی ہیں۔ جو میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ سے مل سکتی ہیں:۔ اُنہوں نے چند کتابیں حضور قیصرِ ہند کی خدمت میں بھیجیں۔ جن کی نسبت سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے ایک خط اُنہیں لکھا ہے:۔

"میں بڑی خوشی سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ ذیل کی دلچسپ کتابیں۔ جو آپ نے گورنمنٹ آف انڈیا کے ذریعہ حضور ملکۂ معظمہ قیصرِ ہند کے پاس بھیجی تھیں خوشی سے قبول فرمائیں۔ اور ہر طرح سے اپنی خوشنودی ظاہر کی ہے +

سرگذشت لیڈی ڈفرن اینڈ آوا،

شاہزادہ البرٹ وکٹر صاحب بہادر،

گلدستۂ شادی مسیحیان ہند:۔

دستخط ایل۔ ایم تھامٹن سکوائرز:۔

پریسیڈنٹ فرانس کا قتل

دار الخلافہ فرانس سے ایک عجیب وحشتناک خبر آئی کہ پریسیڈنٹ کارنٹ صاحب کا جبکہ وہ تھیٹر میں تماشا دیکھنے جاتے تھے کسی ظالم سنگدل شقی القلب نے خنجر سے کام تمام کیا اس خبرِ وحشت اثر سے تمام یورپ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی ہے۔ یہہ واقعہ دردانگیز ۲۴ جون کی رات کو وقوع میں آیا۔ قاتل نے ایسا خنجر مارا کہ جگر میں مہلک زخم لگا اور چند ساعت کے بعد پریسیڈنٹ کا طائرِ روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگیا۔ قاتل فوراً گرفتار کرلیا گیا۔ اس کا نام سنٹو ہے وہ اصل میں قوم سے اٹالین ہے اور جنوبی فرانس کا باشندہ ہے۔ پولیس نے قاتل کی جان بچائی ورنہ عوام الناس اسقدر غضبناک تھے کہ اسکو کچا چبا جاتے ہرچند اس کمبخت سے دریافت کیا گیا لیکن اس نے کچھہ جواب نہ دیا اور ظاہر نکیا کہ اس بیگناہ قتل کی علتِ غائی کیا تھی اور پریسیڈنٹ سے کیا خصومت تھی +

ناظرین باتمکین پر مخفی نہوگا کہ فرانس میں جمہوری حکومت ہے اور ہر ۷ سال کے واسطے رعایا کی کثرت رائے سے ایک شخص حاکمِ اعلیٰ مقرر کیا جاتا ہے جو پریسیڈنٹ کہلاتا ہے اور بمنزلہ عارضی شہنشاہ کے ہوتا ہے پریسیڈنٹ کارنٹ صاحب کی ہردلعزیزی اس سے ثابت ہے کہ وہ دوسری مرتبہ پریسیڈنٹ منتخب ہوئے تھے ماہ دسمبر آئندہ میں انکے عہدے کی میعاد ختم ہونیوالی تھی اور اُمید تھی کہ تیسری دفعہ بھی وہی منتخب ہوتے۔ صاحب مرحوم کی عمر ۵۷ سال کی تھی +

آموں کے نشانات

آموں کے درختوں پر نشانات کرنیکی نسبت ابھی تک اخبارات میں بہت زور وشور سے قیل وقال ہو رہی ہے اور نصف اخباروں میں ہے۔ بلکہ اُس اُستاد کی طرح جس سے لڑکوں نے ہنسی کرنیکی ٹھانی تھی۔ اور جو جو لڑکا اُسکے پاس آتا تھا اُسے بیمار بیمار کہہ کر حیران کردیتا تھا اور آخر بستر بیماری پر ڈلوا دیا تھا تاہم پر بھی اس کثرتِ تحریرات کا اثر پتہ معلوم ہوتا ہے گو یہہ اثر اُس اثر سے بدرجہا کم ہے جو انگلستان میں پیدا ہورہا ہے۔ کیونکہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ کہ ہند میں اس قسم کا جوش پیدا ہو حال میں پٹنہ کے کمشنر نے اس بیفائدہ قیل وقال کا خاتمہ کرنے اور پبلک کو یقین دلانے کے لئے ایک مضمون شایع کیا ہے جب کبھی بےامنی کے علامات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ تو پٹنہ کے اضلاع میں بڑا جوش پھیل جاتا ہے۔ اور کمشنر صاحب بہادر کو اکثر دقت اُٹھانی پڑتی ہے +

کمشنر صاحب بہادر نے اس خیال پر کہ بغاوت ہونے والی ہے یا پولیٹکل سازش کا قصد کیا گیا ہے۔ بڑا تمسخر اُڑایا ہے۔ اس امر پر شور مچانے والے چندپور میں کاشتکار بیان کئے گئے ہیں۔ جن کے خیالات کا اوروں کے نزدیک کوئی وزن نہیں +

کمشنر صاحب خیال فرماتے ہیں کہ یہہ نشانات جنکپور کے مذہبی میلے کے لئے کئے گئے ہیں +

ایک کاشتکار جو اُس مقام سے تیس میل کے فاصلہ پر آباد ہے۔ کہتا ہے۔ کہ میں نے کئی ایک سادھوؤں سے سُنا۔ کہ وہ اِن نشانات کو جنکپور کے میلے کے لئے خیال کرتے تھے اور اس میں کچھہ شک نہیں کہ جو کچھہ اُنہوں نے بیان کیا تھا۔ وہ سچ کیا تھا۔ اس میں کمشنر صاحب بہادر نے یہہ بھی لکھا ہے کہ اکثر نشانات سوروں نے بنائے ہیں جس سے آپ کا استعارہ کے طور پر یہہ مطلب ہوگا۔ کہ جو لوگ بے سمجھے بوجھے اور بلا تحقیقات کئے اخبارات کو لکھ رہے ہیں۔

......ہیں جن لوگوں پر نشانات سے اثر ہوا تھا اُنہیں چاہئے تھا۔ کہ پہلے خوب تحقیقات اور چھان بین تو کرلیتے ذرہ سی بات پر ڈرنا اور خوف وخطر کی علامات بذریعہ اخبارات ظاہر کرنا اس عظیم الشان سلطنت کی ہتک کرنا ہے۔ اور اپنی علمیت کا پردہ فاش کرنا + (پ۔گ۔)

بالکل نئی خبر

ڈیر اڈیٹر! آپ کو ایسی نئی خبر سُناتا ہوں کہ شاید آپنے عمر بھر میں سُنی نہ ہو۔ وہ یہہ ہے ضلع پشاور کے تمام خورد و کلان میں آج کل ایک ایسا شور مچا ہوا ہے اور جا بجا یہہ ہی تذکرے ہو رہے ہیں کہ پشاور میں کسی انگریز کے ساتھہ بہت سی آدمی آئے ہوئے ہیں۔ اُن آدمیوں کے پاس ایک قسم کا شیشہ ہے اُس میں کچھہ مصالحہ بھرا ہوا ہے۔ پس جس آدمی کے سر پر وہ شیشہ پھراتے ہیں اور تین دفعہ اُس کا جھلکہ دکھاتے ہیں وہ آدمی مانند پاگلوں کے اُس کے پیچھے ہو جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رُکتا نہیں۔ وہ جادوگر ایک

جگہہ مقررہ میں اُس کو پہنچا دیتا ہے - وہاں یہہ اُس کی چربی نکالکر اُس میں سے مومیائی بنائی جاتی ہے - یہہ گپ ایسی مشہور ہوگئی ہے کہ اعلیٰ ادنیٰ میں اس کا چرچا ہے - ہرچند یہہ امور بعید از قیاس اور عقل ہیں مگر پشاور کی مخلوق میں آئے دن اس کو ترقی ہو رہی ہے اور معاملہ یہاں تک پہنچا ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو والدین باہر چھوڑنا پسند نہیں کرتے - اور اگر کوئی گدا اُن کے دروازہ پر جاتا ہے تو اُس کو مارے ڈر کے روٹی کا ٹکڑا دینا گوارا نہیں ہوتا - بعضے بزدل سوداگر اکیلے دوکیلے خرید و فروخت کو نہیں جاتے - کوئی گیروا پوش یا کسی اور قسم کا مسافر آجاتا ہے تو لوگ اُس کو مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں چنانچہ عام لوگوں سے سُنا جاتا ہے کہ اکوڑہ میں ایک ریلوے ملازم کو اور پھر گذر نوشہرہ پر ایک مسافر کو اور تاروجبہ میں ایک بھنگ کو اور پشاور میں کسی خلاصی کو لوگوں نے اسی گمان سے مارا پیٹا ہے کہ یہہ بھی اُسی پارٹی میں سے ہیں - ضلع بھر کے لوگوں کے دلوں پر ایسا خوف چھا گیا ہے کہ ذرا کسی کا بیٹا یا باپ یا بھائی دیر سے آتا ہے تو اُس کے ڈھونڈھنے کو پیچھے جاتے ہیں - غرضکہ عجب قسم کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں - ہم ہرچند اس معاملہ پر غور کرتے ہیں مگر عقل کچھہ کام نہیں کرتی - اور بعض معتبر داناؤں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ دال میں کچھہ کالا ہے بقول تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا - بشرط زندگی ہم اس معاملہ کی اصلیت معلوم کرکے پھر لکھیں گے - اکثر فقیر گدائی پیشہ لوگوں نے اور بعضے مسافروں نے بھی مار کھائی ہے اور بعضوں نے اب قصد کیا ہے کہ ہم اس ضلع میں اب بھیک نہیں مانگیں گے - واللہ اعلم بالصواب -

کلکتہ میں فساد

کلکتہ میں گائے کی بابت جو فساد ہوتے ہوتے رہ گیا اُس کی کیفیت اس طرح بیان کی گئی ہے - کہ تین مسلمان بوچڑوں نے دو گائیں خریدیں - کہ جنکو وہ برتولہ بازار میں سے ذبح کو لیجاتے تھے :: اس بازار میں ہندوؤں کی بستی ہے جنہوں نے یہہ دیکھکر بوچڑوں پر حملہ کیا - اور ایک کو سخت مجروح کرکے دونوں گائیں چھین کر لے گئے :: یہہ ہنگامہ ایک ہندو سکول کے متصل برپا ہوا - جس میں سے نکلکر لڑکوں نے شور مچایا - اور لوگوں کو جوش پیدا ہوا :: بابو بابو پر اس ہنگامہ کے سرغنہ ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے :: جب میونسپل مارکٹ کے بوچڑوں نے یہہ کیفیت سُنی وہ سخت رنجیدہ ہوگئے - اور اُنہوں نے میونسپلٹی کے چیرمین کو عرضی دی ہے - کہ اگر ہم لوگوں کی حفاظت کا انتظام قرار واقعی نہیں کیا جاویگا تو ہم کام بند کردینگے + (عام)

امتحان مڈل کے نالائق

پنجاب یونیورسٹی کے گذشتہ امتحان مڈل میں ۹ امیدواروں پر ناجائز وسایل استعمال کرنے کا جرم عاید ہوا جسکی پاداش میں وہ دو سال آئندہ تک امتحان انٹرنس میں داخل ہونے سے باز رکھے گئے ہیں :: ایک شخص چرچ مشن ہائی سکول ملتان کا عیسائی مسمی اسیم برج ہے جو نقل کرتا پکڑا گیا :: چار لڑکے ضلع لاہور کے پرائیویٹ سٹوڈنٹ میں (غلام محمد - احمد بخش - غلام نبی اور نبی بخش) ان کی نسبت انگریزی کے ممتحن صاحب نے رپورٹ کی کہ جوابات حرف بحرف ملتے تھے جس سے ظاہر تھا کہ نقل کی گئی ہے :: ایک لڑکا کرنال کا پرائیویٹ سٹوڈنٹ مسمی گنیشی لال کمرہ امتحان میں صد فیوض کی کتاب ہمراہ لایا تھا جبکہ اسی مضمون کا امتحان تھا اور معلوم ہونے پر وہ کمرہ امتحان سے نکالا گیا :: ایک لڑکا عبدالرحیم طالب علم بورڈ سکول لودھیانہ ہے جس نے ایک سوال کا جواب پوچھنے کے لئے ایک پرچہ کاغذ دوسرے امیدوار کی طرف پھینکا تھا :: بورڈ سکول نادون کے گنجی رام نے بورڈ سکول سنجانپور تیرا کے رام لال کی طرف ایک پرچہ پر جواب لکھکر پھینکا تھا دونوں خارج کئے گئے + منہ

گاؤکشی

ایک صلح جو صاحب لکھتے ہیں :- "اس میں کوئی شک نہیں - کہ اہل اسلام میں گاؤکشی کی کوئی ممانعت نہیں ہے - لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں - کہ قربانی وغیرہ کے لئے بہ نسبت بکری یا اونٹ کے کوئی فضیلت اس میں نہیں ہے :: تجربہ سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ قربانی شتر کتنی کچھہ ہوتی ہے - یوں تو چڑیا اور مرغ بھی حلال ہیں - لیکن کسقدر چڑیا حلال کی جاتی ہیں - اور کسقدر ٹڈی کھانے کے لئے جمع کی جاتی ہیں سب پر ظاہر ہے :: وجہہ اُس کی یہہ ہے کہ یہہ دونوں چیز لذیذ نہیں ہیں - گوشت اونٹ کا بھی لذیذ نہیں ہے - اور بمقابلہ بکری بھیڑ کے گوشت گاؤ بھی لذیذ نہیں سُنا جاتا - پس کیا وجہہ ہے - کہ قربانی کے لئے گاؤکشی پر بعض زور دیتے ہیں ؟ اُس کی وجہہ صرف یہہ ہے - کہ جو لوگ متعصب ہیں اور اہل ہنود کا دل دُکھانے میں اپنی خوشی سمجھتے ہیں - وہ انگریزی سلطنت کی آزادی کی آڑ میں یہہ کام کرنا چاہتے ہیں - اور اکثر انگریز اس امر کو نہیں سمجھتے :: بہتر ہوگا کہ اگر ایک فہرست تیار کرائی جایا کرے - تاکہ معلوم ہووے - کہ قربانی شتر کسقدر کیجاتی ہے غیر متعصب اور صلح کل مسلمان اس امر کو روا نہیں رکھتا ہے - اور گوشت کھانے والے ہندو بھی اکثر بلحاظ اہل اسلام جھٹکے سے پرہیز کرتے ہیں - اور بعض خاص قسم کے گوشت کھانے روا نہیں رکھتے" +

جدید ترقی

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے ایک یوریشین لیڈی کو اپنے مذہب میں لاکر اُس کے ساتھ شادی کرلی اس نظیر نے پنجاب کے آزاد مزاج سکھوں کے حوصلے بڑھا دئے جو مہاراجہ صاحب کی تقلید پر جوش و خروش سے عملدرآمد کر رہے ہیں - اسی کا نتیجہ ہے کہ کئی مسلمان عورتیں اور مد توپل دیگر خالصہ پنتھ میں لائے

گئے تمام خالصہ پنتھ اس کارروائی کو پسند نہیں کرتا ہے چنانچہ ان میں دو فریق ہو گئے ہیں۔ مہاراجہ صاحب نابھہ دوسرے فرقہ کے سرپرست ہیں +

حالات وسط ایشیا

تازہ ڈاک ولایت سے خبر آئی کہ ایران میں حکومت کا حال روز بروز ابتر ہوتا جاتا ہے اور حکام کا رعب رعایا کے دل سے اس لئے اٹھتا جاتا ہے کہ وہ ملک کی بہبودی کی بجائے ذاتی فوائد کے خیال کو مقدم سمجھتے ہیں:۔ تبریز سے یہہ خبر آئی کہ سرحدی ضلع ماکو کے پشتینی سردار نے کھلم کھلا عدول حکمی اختیار کی ہے۔ یہہ ضلع ارض بیجان کے صوبہ میں واقع ہے کہ جہاں کا گورنر مظفرالدین ولیعہد شاہ ایران ہے۔ سردار مذکور کے رویہ سے ایسا پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے علاقہ کو جو کوہ ارارات کے جنوب میں واقع ہے اور قلمرو ایران کے جنوب مغرب کی آخری حدود سمجھا جاتا ہے روسیوں کے سایہ میں رکھنا چاہتا ہے:۔ علاوہ بریں مشہد سے یہہ خبر آئی ہے کہ صوبہ خراسان کی تمام رعایا اپنے حاکم کی مسلسل غفلت اور بے پروائی سے سخت بےچین اور ناراض ہے اور وہاں کے بہت سے دیسی سوداگروں اور تاجروں نے روسی کانسل جنرل سے التجا کی ہے کہ خدا کے واسطے ہمکو موجودہ حکومت کے پنجہ سے نکلنے اور روسی سایہ میں آنے کی کوشش میں امداد دیجئے +

ولایت کے اخباروں میں صاحب امیر کابل کا ایک اشتہار شایع ہوا ہے جو صاحب ممدوح نے کل اقوام و خوانین افغانستان کے نام اپنے مجوزہ سفر ولایت کے بارہ میں ان کی منظوری حاصل کرنے کی نسبت نافذ فرمایا ہے۔ اس اشتہار کا مضمون دلچسپ اور حسب ذیل ہے:۔ اب میں تم سے مشورہ لینا چاہتا ہوں اور اپنے مذہب پاک اور ملک عظیم کی خاطر انگلستان کی سیر کے لئے اجازت طلب کرتا ہوں۔ دنیا کے طاقتوروں یعنی اُن کے وزرا کے ساتھ تمہارے نام سے گفتگو کرونگا۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ اس تجویز کو فائدہ مند تصور کریں گے۔ گو بہ سبب مرض نقرس کے لاچار ہوں تاہم میں نہیں چاہتا کہ اپنی رعایا کی خدمتگذاری میں کوئی فروگذاشت کروں جبتک میرے جسم میں جان ہے میں اپنے مقدس مذہب اور اپنے ملک کی خدمتگذاری کرونگا کیونکہ اپنے ملک کے قدیم جلال کو اُس کی پہلی حالت پر لانا میرا عین منشا ہے۔ اور اس طور سے اپنی رعایا کی سچی دوستی کو حاصل کرنا چاہتا ہوں:۔ میں نے تمہیں اس لئے مخاطب کیا ہے کہ تمہاری رائے کو معلوم کروں اور ولایت کے سفر کے لئے تم سے اجازت طلب کروں اگر غور و خوض کرنے کے بعد آپ کو میری تجویز پسند آئی تو چاہئے کہ ہر ایک قبیلہ ہر پلٹن اور ہر ایک گاؤں بذریعہ تحریر کے اس بارہ میں مجھے مطلع کرے۔ کیونکہ اطمینان قلبی کے لئے یہہ بات بہت ضروری ہے:۔ اس سے مجھے یقین ہو جائے گا کہ میرے ایام غیبت میں افغانستان میں امن امان رہیگا:۔ میں اپنے سفر کے دوران میں تمہارے نام سے اور قوموں کے وکلا سے خواہ وہ دوست ہوں یا دشمن گفتگو کرونگا میں اور قوموں کے حالات اور ان کے طبایع کو دیکھوں گا اور افغانستان میں واپس آکر یہہ سب باتیں تمہیں بتلاؤنگا:۔ ہر ایک کو اختیار ہے کہ آزادی سے غور و فکر کرے اور بلاخوف و دہشت کے اپنی رائے ظاہر کرے۔ تم سب کی مرضی کو بمنزلہ قانون کے سمجھوں گا اور اُس کے مطابق کاربند ہونگا:۔ میں خدا تعالےٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ افغانستان کے بہادروں کو اس دنیا میں اور آئندہ میں نگاہ رکھے +

سرکاری خبریں

۱ - مسٹر جن سیجری ای ایل بیٹ صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات کو تین ماہ کی رعایتی رخصت ۱۸ - جولائی ۱۸۹۲ء سے عطا ہوئی ہے

۲ - مسٹر ڈبلیو بی ڈیکورسی صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر پشاور کو تین ماہ کی رعایتی رخصت ۱۰ - جولائی ۱۸۹۲ء سے عطا ہوئی ہے اور لفٹننٹ سی بی رانس صاحب اسسٹنٹ کمشنر مردان اُن کو کام سے سبکدوش کریں گے اور لفٹننٹ ایچ ایس فاکس سٹرینگویز صاحب سب ڈویژن مردان کا چارج لیں گے +

۳ - مسٹر ایچ بی بیکٹ صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو چار ماہ کی فرلو رخصت ۲۷ - جولائی ۱۸۹۲ء سے عطا ہوئی ہے اور مسٹر بیرن جان ہیٹنگ صاحب ڈپٹی کمشنر جو اس وقت رخصت پر ہیں مسٹر بیکٹ صاحب کو کام سے سبکدوش کریں گے +

۴ - مسٹر الف سٹیلینڈ صاحب اسسٹنٹ سکرٹری فنانشل کمشنران کو دو ماہ کی رعایتی رخصت ۱۵ - جولائی ۱۸۹۲ء سے عطا ہوئی ہے اور مسٹر ای بی ہینیر و صاحب اُن کی جگہہ قائمقام اسسٹنٹ سکرٹری مقرر ہوئے + ۲ - جولائی ۱۸۹۲ء +

پنڈت جانکی پرشاد
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

حضور پرنس آف ویلز اور ڈیوک آف کناٹ مسٹر گلیڈسٹون کے ہاں مبارکباد دینے کو گئے۔ کیونکہ اُنکی آنکھیں اچھی ہو گئیں گو ایک مہینے تک ڈاکٹروں نے پڑھنے سے منع کیا ہے +

لنڈن سے خبر آئی ہے۔ کہ مسٹر گلیڈسٹون نے پولیٹکل زندگی سے ہمیشہ کے لئے قطع تعلق کر لیا:۔ بہتر ہے کہ وہ اب آخر عمر میں پورے طور پر ایسی زندگی بسر کریں +

پیرس سے سخت افسوسناک خبر آئی کہ ایم کارنٹ پریسیڈنٹ فرانس خنجر سے قتل کئے گئے۔ مجرم نابہنجار گرفتار کیا گیا۔ وجہہ پوچھی گئی تو بجز خموشی کچھہ جواب نہ دیا۔ یہہ انارکسٹ کی سازش کا نتیجہ ہے

فرانس میں اٹالین باشندوں کے خلاف جابجا سخت جوش کا بازار گرم ہے۔ وجہہ یہہ کہ پریسیڈنٹ کارنٹ کا قاتل اٹالین ہے۔ وہ اپنے کسی ساتھی سازشی کا نام نہیں بتلاتا +

لائنس اور مارسیلیز میں اٹلی والوں کی دُکانیں لٹ گئیں۔ عظیم نقصان کیا گیا۔ تمام مال و اسباب جلا دیا گیا۔ گرنیوبل میں اٹلی کے سفیر پر بھی حملہ کیا گیا +

ممالک غیر کے انارکسٹ پریسیڈنٹ فرانس کے قتل پر کمال خوشی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خوب ہوا۔ ہمارے بھائیوں کا جن کو پھانسی دی گئی ہے انتقام لیا گیا +

نیویارک میں ایک گاڑی والا ہے جس کے دونوں ہاتھ نہدار دہیں۔ وہ اپنے ایک پاؤں سے گھوڑے کی لگام پکڑ رہتا اور دوسرے سے چابک پھٹکارتا۔ اور گاڑی کو بخوبی ہانکتا ہے +

ایران میں ملاؤں کی طاقت کے سامنے شاہ کج کلاہ کا رُعب بالکل پست ہے۔ ملاؤں کا ہر جگہہ ہی چل ہے۔ ہندوستان میں وہ اخبار بینی کو ناجایز بلکہ بالکل گناہ بتلاتے اور مسلمانوں کو منع کرتے ہیں +

جاپان میں کوئی اخبار ایسا نہیں ہے جس کا اڈیٹر جیلخانہ کی ہوا نہ کھا چکا ہو۔ اس کی وجہہ یہہ ہے کہ وہ لوگ ملکی اصلاح کو ذاتی مصائب پر ترجیح دیتے ہیں اور قید ہونے سے نہیں ڈرتے +

رنگون میں ایک کانسٹبل لال سنگھ نامی تعزیہ پر اپنے مذہبی غصہ کی تاب نہ لاکر پاگل ہو گیا۔ اُس نے چند آدمیوں پر گولی چلائی۔ ایک مسلمان کو مار ڈالا۔ آخر کار گرفتار کیا گیا۔ اب اپنے کیفر کردار کو پہنچے گا +

سنہ ۱۸۹۳ء میں ۱۳ کروڑ ۵۲ لاکھ ۵۰ ہزار مسافروں نے ریلوے پر سفر کیا۔ ریلوے پر جو صدمات ہوئے اُن سے ۵ آدمی مرے اور ۲۰ زخمی ہوئے۔ ریلوے سررشتہ پر ۲ لاکھ ۶۱۴۷ آدمی ملازم تھے +

جنوبی ہند میں ایک نوجوان جوگن زنانہ تعلیم اور عقد ثانی بیوگان کے خلاف لکچر دیتی پھرتی ہے۔ دنیا میں کوئی اصلاح بلا مخالفت نہیں ہو سکتی۔ ایک طرف مصلح ہے تو دوسری طرف مخرب ہے +

بمبئی میں حکم ہوا ہے کہ نیچ ذات کے ہندوؤں کو محرم کے جلوس میں شریک ہونے کی ممانعت کی جائے۔ اس پر ایک اخبار لکھتا ہے کہ نیچ ذات کے مسلمانوں کو بھی ممانعت ہونی چاہیئے +

ممالک شمال مغرب و اودھ میں ۱۵۰ اخبار شایع ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ نے اُن اخباروں کی تعریف کی ہے جو نیشنل کانگریس کے خلاف ہیں۔ نسیم آگرہ۔ آزاد اور اودھ اخبار۔ زیادہ قابل تعریف سمجھے گئے ہیں +

حیدرآباد دکن۔ بقول اخبار وفادار شیخ ضیاء الحق مُصنّف بھوپال پمفلٹ جس کا پہلا نام فضل محمود اور پھر فضل مسیح اور پھر فضل محمود خاں اور خسرلی وغیرہ وغیرہ ہے آگرہ میں گرفتار ہو کر بھوپال لایا گیا +

اودیپور کے ڈاکوؤں نے قریب دو ہفتے کے ہوئے کہ چتوڑ میں آکر لوٹ مار کی دو آدمیوں کو جان سے مار ڈالا۔ کئی گھر لوٹ لئے۔ ایک ریل کے ٹھیکہ دار کے دس ہزار روپے چھین لئے +

بھرت پور کے روسا انتظام حال سے بہت ناراض ہیں۔ انہوں نے حضور وائسرائے کو اس کی نسبت ایک تار بھیجا ہے۔ اور اُس کے بعد ایک پُر شکایت میموریل بھیجنے والے ہیں +

الور میں آج کل خون کی وارداتوں کی زیادتی ہے۔ ایک شخص کو حال میں بجرم قتل پھانسی دی گئی۔ ایک عورت کو جس نے اپنے بیٹے اور بھائی کو مار ڈالا بوجہہ حاملہ ہونے کے حبس دوام کی سزا ہوئی +

دہلی میں ایک مالی نے ایک گائے چرانے والے لڑکے کو اس لئے مار ڈالا کہ ایک گائے اُس کے باغ میں چلی گئی تھی۔ اور لاش کو کھائی میں ڈال دیا۔ مالی کو پولیس نے گرفتار کر کے چالان عدالت کر دیا +

دہلی۔ بقول اخبار عام دہلی میں مسیحی مشنریوں کو سر بازار وعظ کرنے کی ممانعت کی گئی۔ معلوم نہیں سر بازار وعظ کرنے کی ممانعت کا کیا باعث ہے۔ اگر یہہ سچ ہے تو ایک انوکھا حکم ہے +

کلکتہ میں آج کل پانی کا جوا بکثرت ہوتا ہے۔ ہزاروں کے وارے نیارے ہوتے ہیں۔ پولیس کمشنر نے صاف طور پر کہہ دیا کہ جدید قانون کے مطابق پانی کا جوا نہیں روکا جا سکتا اس کے لئے قانون کو ترمیم کرنا چاہیئے! +

ممالک شمال مغرب کے دیسی عیسائیوں نے لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں ایک عرضداشت اس مضمون کی ارسال کی ہے کہ ہماری تعداد روز افزوں ترقی پر ہے اس لئے ہمارے گذارہ کے لئے حکم ہونا چاہیئے +

راولپنڈی میں ایک نیم حکیم نے اپنے ایک مریض زیر علاج کی جان لی۔ اُس نے غلطی سے پانچ گرین کیلومل کی جگہہ اٹروپیا دیدیا جس کے زہریلی اثر سے مریض بیچارہ چند گھنٹوں کے تشنج کے بعد حالت غشی میں مر گیا +

سری نگر (کشمیر) یہاں ۱۴ جون کو آتشزدگی سے پانسو گھر جل گئے۔ ایک آدمی جل کر مر گیا ۱۹ سے ۲۲ تک سیلاب کا زور رہا۔ اِس سے بہت گھر تباہ ہو گئے غریب لوگ بڑی مشکل میں ہیں +

ملتان میں ایک کبوتر باز نے ایک بلی کو کوٹھے کا دروازہ بند کر کے مارنا شروع کیا۔ بلی نے جھپٹ کر اُس کا گلا پکڑ لیا۔ اور جب تک دم نہ نکل گیا نہ چھوڑا۔ دو روز کے بعد لاش کا پتہ ملا +

نور افشاں

دُنیا میں کاملیت کو پہنچائیگا۔ کیونکہ ”جب خدا نے ہم سے جس وقت کہ ہم دُشمن تھے۔ اپنے بیٹے کی موت کے سبب میل کیا۔ پس ہم میل پاکے اُس کی زندگی کے سبب کتنا ہی زیادہ بچ جائینگے“۔ یہہ ایک ثبوت ہی کہ اُس نے ”موت کو نیست کیا ہی“۔ اور اُس کو جس کے پاس موت کا زور ہی برباد کردیا ہی“۔ یہہ آنیوالے روز عدالت کی جبکہ مسیح مسند عدالت پر بیٹھیگا ایک گروہی کیونکہ ”خدا نے تمام آدمیوں کو اُس کا تیقن اِس امر میں دیا ہی جبکہ اُس نے مُردوں میں سے اُسے جلایا“۔ یہہ جلالی بقا میں ہمارے جی اُٹھنے کا ایک ثبوت اور بیعانہ ہی۔ کیونکہ ”مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اور اُن میں جو سو گئے پہلا پھل ہوا“۔ ہاں جبکہ اُسکی قبر سے پتھر ڈھلکایا گیا۔ تو انسانیت کی چھاتی سے نراس ناامیدی کا ایک کچلنے والا۔ بوجھہ ڈھلکایا گیا تھا۔ جبکہ مسیح کے جی اُٹھنے کی صبح طلوع ہوئی۔ تاریک دنیا کے اُوپر ایک روشن۔ پرامید۔ صاف و پاک تر زندگی۔ شیریں تر روشنی کا ”طلوع ہوا۔ جبکہ قبر کُھل گئی تھی۔ تب ایک چشمہ کُھل گیا جہاں سے آسمانی فضل اور برکت کی نہر۔ ایک مُردہ۔ اوداس۔ اور پُرگناہ دنیا کو جِلانے۔ تازہ دم کرنے۔ اور پاک کرنے کے لئے جاری ہوئی۔ یہہ نہر اٹھارہ مسیحی صدیوں کے درمیان دنیا کی تواریخ کی خاص دھارا ہوئی ہی جو آج کے دن تک رواں ہی۔ اور جبکہ ہم آیندہ زمانہ پر نظر کرتے ہیں۔ اُسکو زمانہ سے زمانہ تک بہتی ہوئی دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ آخر کو بہت دور۔ دُھندھلی حدِ نگاہ تک۔ جہاں غیر مخلوق روشنی کے حلقہ میں زمین و آسمان باہم ملتے ہیں۔ ہم اُس کو غیر فانی سمندر میں شامل ہوتے دیکھتے ہیں پس اس خالی قبر میں نظر کرتے ہوئے ہم پطرس رسول کی اِس ثناخوانی کو بخوبی کام میں لا سکتے ہیں۔ یعنی ”ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو۔ کہ جس نے ہم کو اپنی بڑی رحمت سے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث زندہ اُمید کے لئے سر نو پیدا کیا۔ تاکہ ہم بے زوال اور ناآلودہ اور غیر فانی میراث پاویں“۔

تمام شد

مطبوعہ ۶ جولائی ۱۸۹۴ء بروز جمعہ

اِلتماسِ مُترجّم

مسیحی شہادتوں کے مشاہدات کے یہہ پانچواں باب جن کا ترجمہ بفرمایش پادری اے۔ پی ستی جیمس صاحب مشنری الور (راجپوتانہ) مترجم نے کیا ہے۔ یقین ہے کہ مطالعہ ناظرین سے گذرے ہوں گے۔ اور مضامین مندرجہ ابواب کی عمدیت۔ متانت وسنجیدگی۔ جن سے مسیحیت کا معجزات کی کامل قدرت رکھتے ہوئے۔ لاز آف نیچر (قوانین قدرت) کے ساتھ مطابقت رکھنا۔ اور الٰہی مقرر کردہ مذہب ہونا بوجہ احسن ظاہر وعیاں کیا گیا ہے۔ انہی مسیحیوں کو بخوبی معلوم ہوئی ہوگی جو علم الٰہی کی عمیق ودقیق باتوں کے مشتاق وجویاں رہتے ہیں۔ مترجم کو بڑی آرزو تھی۔ کہ یہہ ترجمہ جو ایک عرصہ کی محنت وعرق ریزی سے کیا گیا تھا کتاب کی صورت میں چھپ کر اُردو خوان مسیحیوں کے ہاتھ میں پہنچ جائے۔ اور اُنہیں مسیحی ایمان میں مضبوطی وترقی بخشنے کا باعث ہونیکے علاوہ۔ مخالفین مسیحیت کے اُن اعتراضات کا جو وہ سائنس اور علوم جدیدہ کی روشنی پاکر نادانی سے اِس مذہب حق پر آجکل کرتے ہیں۔ معقول ومدلل جواب دینے کے قابل کر سکے۔ الحمدللہ کہ یہہ آرزو پوری ہوگئی۔ مترجم کی دعا ہے کہ مسیحی ناظرین اس ترجمہ سے روحانی فائدہ اور اپنے نجات دینے والے زندہ خداوند یسوع مسیح کے ایمان وعرفان میں ترقی ومضبوطی حاصل کریں۔ اور اس ملک کے بہت سے غیر مسیحیوں کے روبرو اپنے مذہب کے من جانب اللہ اور نجات بخش ہونے کی شہادت دینے کے لئے تیار ہوں +

المترجم

حسن علی سفیر۔

بقیہ رُوئیداد

نمبر ۴ - رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات مع نقشہ و خسرہ زمین نالی سرکاری زیر برآمدہ ہائے دکانات چوڑا بازار و نیز لے جانے زمین کی قیمت بموجب خسرہ ہمرا لیفہ رپورٹ مع کاغذات متعلقہ درخواست تملک رام بانیہ ✦

چونکہ یہہ زمین میونسپل کے کارآمد نہیں رہی بسبب تعمیر نالی جسبدیدگی کیونکہ نالی کی تعمیر ہوگی سوائے مالکان دکانات کے دوسری کے کارآمد یہہ نالی دکانات کے اندر ہوکر جاری ہی ✦ اس لیئے تجویز ہوئی کہ بمنظوری گورنمنٹ اس زمین کو بمقابلہ اسما لوللعہ مالکان دکانات کو دئیے جاویں ✦ ۱۱/۹/۹

نمبر ۵ - رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری عرضی گوڈمل ورورمل و سوہنامل وغیرہ دکانداران چوڑا بازار دربارہ اس کے کہ نالی جسکی بابت اپنے اپنے دکانات کے آگے پل تعمیر کرلیویں ✦

رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے درخواست سائلان نامنظور کی جاوے اور اُنکو اطلاع دیجاوے ✦

نمبر ۶ - درخواست فتح الدین بمراد حصول اجازت تعمیر مکان تاحد نالی و رپورٹ ممبر حلقہ بدیں مضمون کہ ۱۲ فٹ زمین چھوڑکر تعمیر کی اجازت دی جاوے و رپورٹ سید غلام محمد صاحب کہ سائل کا حق نالی تک اجازت دئے جانیکا ہی و رپورٹ ثانی سب کمیٹی تعمیرات بتائید رپورٹ سید غلام محمد صاحب ✦

تجویز ہوئی کہ تاحد نالی تعمیر مکان کی اجازت دی جاوے ✦

نمبر ۷ - کاغذات شامل کرنے چبوترہ آگے مکانات ورائے صاحب والیس پریزیڈنٹ کہ واسطے تیاری مسودہ کے سید غلام محمد صاحب ممبر مقرر فرمائی جاویں ✦

تجویز ہوئی کہ سید غلام محمد صاحب مسودہ قواعد تیار کرکے پیش کریں چٹھی انگریزی لکھی جاوے ✦

نمبر ۸ - رزولیوشن نمبر ۲/۴ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۹۴ء کاغذات دربارہ تعمیر پاخانہ روشن نے گرادیا کاغذات داخل دفتر ہونے چاہئیے ✦

تجویز ہوئی کہ کاغذات داخلدفتر ہوں ✦

نمبر ۹ رزولیوشن نمبر ۸ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۹۴ء مع رپورٹ ممبر صاحب حلقہ دربارہ اس کے کہ چندن مل بانیہ دیئے اقرارنامہ اور بند کرنے دروازہ سے انکاری ہی ✦

کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ خلاف ورزی میں چندن بانیہ پر مقدمہ فوجداری دائر کیا جاوے اور نہنامل اورسیر کو اختیار دیا جاوے کہ مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کرے ✦

نمبر ۱۰ - رپورٹ سب کمیٹی ظہری رزولیوشن نمبر ۲۳ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۹۴ء دربارہ نہ لئے جانے قیمت دوائی شفاخانہ ✦

چونکہ سب کمیٹی چاہتی ہی کہ فی الحال رپورٹ واپس کیجاوے لہذا واپس کیجاوے ✦

نمبر ۱۱ - رپورٹ سب کمیٹی ظہری رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۹۴ء دربارہ اس کے کہ جو مبلغ ۱۹۴۹۵ تعمیر نالیوں سے منجملہ زرقرضہ باقی ہی وہ گورنمنٹ میں جمع کیا جاوے ✦

تجویز ہوئی کہ حسب رائے سب کمیٹی چٹھی حسب ضابطہ ارسال کری جاوے واسطے ترمیم قسط بندی ۲۰۰۰۰ کے

نمبر ۱۲ - کاغذات کرایہ پر لینے مکان بنابر شاخ شفاخانہ مع رپورٹ خواجہ احسن شاہ صاحب کہ اس وقت مکان دستیاب نہیں ہوتا وقت ملنے مکان تبدیل کیا جاوے گا ✦

کاغذات زیر تجویز رہیں جب مکان دستیاب ہو شاخ شفاخانہ تبدیل کیا جاوے ✦

نمبر ۱۳ - رزولیوشن نمبر ۲۹ مورخہ ۲ دسمبر ۱۸۹۳ء تحریر صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس کہ ضروری ہونیکے باعث مرمت بمبہ کے کی گئی مبلغ ۹ روپیہ دئے جاویں ✦

تجویز ہوئی کہ لعہ روپیہ دئے جاویں ✦

نمبر ۱۴ - رپورٹ سب کمیٹی باغ دربارہ نیلام کرنے ٹھیکہ سردرختی و سبزی باغ میونسپل بابت ۱۸۹۴ء بعوض مبلغ للعہ بنام نبی بخش پسر سلطان بخش رائیں ✦

تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی منظور کی جاوے نیلام باغ بمقابلہ للعہ روپیہ منظور کی جاوے زرپیشگی اور اقرارنامہ حسب ضابطہ ٹھیکہ دار سے لیا جاوے ✦

نمبر ۱/۱۵ - کاغذات اجرائے نوٹس۔ روڑامل گورجینگی ۱۹۲ - ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء

حسب دفعہ ۱۹۲ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایکماہ بنام روڑامل سود جاری کیا جاوے کہ جو اُس نے چھجہ بلا اجازت بنایا ہی اُسکو دور کرے ✦

نمبر ۲/۱۵ غلام منو اامام بخش الہی بخش لکڑ بازار ۱۵۲

تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۱۵۲ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام الہی بخش جاری کیا جاوے کہ جو لکڑی اُس نے زمین سرکاری پر رکھی ہوئی اُس کو اُٹھا لیوے ✦

نمبر ۳/۱۵ سیٹھو سبزی فروش بازار لوہارانہ دفعہ ۱۹۲ ✦

حسب دفعہ ۱۹۲ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایکماہ بنام سیٹھو سبزی فروش جاری کیا جاوے کہ جو چھجہ اُس نے بلا اجازت تعمیر کیا ہی اُسکو اُٹھا لیوے ✦

(باقی آئندہ)

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام مسیحی خوانوں اور مسیحی بچوں اور سنڈے سکولوں کے کام آتی ہیں

گیت و بھجن

مزامیر و مجامد	اردو	۸/
ہندوستانی کلیسیا کی گیت کی کتاب	اردو رومن	۵/
گیت کی چھوٹی کتاب	"	۱۰ اور ۱۲/
گیتاولی	"	۳ و ۴/
گیت مالا	اردو	۸/
سنڈے سکول کی گیت کی کتاب	اردو رومن	۱/
غذائے روح	"	۶ و ۱۲/
راحت دل- اردو و رومن و پنجابی منشی جوسف مسیح صاحب		۲ و ۳/

سوال و جواب

بائبل کے سوال و جواب کی کتاب	اردو	۲/
دینی سوالات مع جوابات آیات کلامی	"	۱/
دین کی بابت سوال و جواب	"	۳/
کلیسیا کے سوال و جواب اردو پنجابی		۸/
سوال و جواب اور گیت	اردو	۳/
سوالات علم آلہی	"	۱/

خاص آیتیں

تسلی بخش آیات	اردو	۸/
آیات منتخبہ	"	۳/
کلام اللہ	" مترجمہ مصنف شیر سنگھ صاحب	۸/
خاص آیتیں	"	۱/
منتخبات بائبل	"	۲/

یہ کتابیں مسیحی خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اسکے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں انگریزی اُردو ہندی پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے ؛

انارکلی لاہور اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

اشتہار

واضح ہو- کہ کچھ عرصے سے ایک مدرسہ متعلقہ زنانہ میڈیکل مشن امرتسر واسطے نابینا مسیحیوں کے کھولا گیا ہے- جس میں کرسیاں- مونڈھے- چلمنیں- اور ہر قسم کی انگریزی ٹوکریاں وغیرہ بنانی سکھلائی جاتی ہیں:۔ چنانچہ اس وقت تک بفضل ایزدی مسیحی نابینا عورتوں کا شمار بیس تک پہنچ چکا ہے- اور جو جو کام اُن کو سکھلایا جاتا ہے اُس کو وے بوجہ احسن خداوند کے جلال کے لئے انجام دیتی ہیں؛ پر افسوس یہہ ہے- کہ تا حال مردوں کی تعداد کچھ بھی نہیں- اس سبب سے جملہ مسیحی بھائیوں- اور بزرگوں- اور خاصکر مشنری صاحبوں کی خدمت سراپا برکت میں مجھ خاکسار کی عرض یہہ ہے- کہ جن جن حضرات کے ماتحت ایسے مسیحی مرد یا جوان لڑکے ہوں- جو آنکھوں سے معذور ہوں- تو اُن کو ازراہ نوازش و کرم جنابہ بزرگ مس ہیولٹ صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ زنانہ میڈیکل مشن امرتسر کی خدمت فیض درجت میں روانہ فرما دیں یہاں بھائیوں اور بہنوں کو علاوہ اس دنیوی کام کے دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے تاکہ روحانی اور جسمانی دونوں غذائیں ساتھ ساتھ ملتی جاویں- اور ہر طور سے خداوند کی خوشنودی- اور اُس کا جلال نمایاں ہو؛ یہہ بھی اطلاع دیجاتی ہے- کہ سردست ایک قلیل وظیفہ ملتا ہے- پر جتنا جلد وے لوگ کام کے سیکھنے میں کامیاب ہوتے جاوینگے اُتنا ہی جلد وظیفہ بھی بڑھتا جائے گا ✤

المشتہر

سموئیل سید نظام الدین مینیجر مدرسہ مذکورہ بالا

ضرورت

کوئٹہ (بلوچستان) کے مشن سکولوں کے لئے دو مسیحی دیندار نیک اخلاق معلموں کی ضرورت ہے:۔ ایک معلم جو پنجم پرائمری تک تعلیم دینے کے قابل ہو- اور دوسرا جو پنجم پرائمری پاس کیا ہوا ہو- انگریزی کی چنداں ضرورت نہیں- اور اگر انگریزی جانتا ہو تو فبہا:۔ درخواست پتہ ذیل پر بھیجنی چاہیئے ۔

ریورنڈ سی- ایم- گف (صاحب)

چرچ مشنری سوسائٹی- کوئٹہ:۔

لودیانہ

سُن لوگ کہتے ہیں- کہ جون میں ایسی شدت کی بارش پہلے کبھی پنجاب میں نہوئی تھی:۔ اکثر مقامات سے دریائی طوفان و سیلاب اور نقصان جان و مال کی خبریں سُننے میں آئی ہیں:۔ لودیانہ کے تین لڑکے بھی ایک پُل کے نالہ میں جو بڈھے دریا کے قریب ہے بہہ گئے تھے- جن میں سے دو زندہ نکالے گئے- اور ایک کی لاش دستیاب ہوئی؛ ۳- جولائی کو ایک ہندو متصل جمنا پرشاد سکول ایک کوئیں پر پانی بھرنے کے لئے گیا تھا- جو پاؤں پھسل جانیسے کوئیں میں گر کر مر گیا- اور خبر ہونے پر مُردہ نکالا گیا ✤

جگراؤں ضلع لودیانہ سے جو ایک اُردو اخبار نالہ ہند نامی جاری ہوا تھا تین چار اشاعت پر ہی ختم ہو گیا:۔ اسی عرصہ میں جگراؤں کے زنانہ مشنری کام کی نسبت اُس نے بہت نالہ و فغاں اور واویلے کا شور بلند کیا بمثل دیگر محمدی و آریہ اخباروں کے مسیحیت کے ساتھ نہایت خصومت کا اظہار کیا- اور اس دو روزہ زندگی